سلسلہ اشاعت امامیہ مشن لکھنؤ ع ۳۱۷

علیؑ مولیٰ

وہ جن کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہمارا آقا بنایا

از
خواجہ حسن ثانی نظامی سلمہ اللہ تعالیٰ
مدیر ماہنامہ "منادی" دہلی

مطبوعہ سرفراز قومی پریس، نادان محل روڈ۔ لکھنؤ
قیمت ۸؍

تعارف

یہ گرانقدر مقالہ رسالہ "منادی" بابتہ ماہ جنوری ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا تھا اس کی افادیت کے پیش نظر ہم اس کو اساسی اپنے لٹریچر میں شامل کر کے بصورت رسالہ شائع کر رہے ہیں۔

یقین ہے کہ افراد ملت اس رسالہ کی کثیر سے کثیر تعداد طلب فرما کر مفت تقسیم فرمائیں گے۔ اور عند اللہ و عند الرسول ماجور ہوں گے۔

محرم ۱۳۸۳ھ

الداعی الی الخیر

سید ابن حسین نقوی عفی عنہ
آنریری سکریٹری امامیہ مشن۔ لکھنؤ ۳

۷۸۶

علیؑ مولا

وہ جن کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے ہمارا آقا بنایا

صوفیوں کے سب سلسلے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے وابستہ ہیں۔ لیکن یہ وابستگی محض اپنی پسند اور من کی موج (WHIMS) کی پیداوار نہیں ہے کہ جس کو ہمارا جی چاہا آسودگیٔ خاطر کے لئے بت بنا لیا اور اپنی خیالی صفات کو اس بت سے منسوب کر کے اس کی پوجا میں مصروف ہو گئے۔ ہماری وابستگی کی بنیادی وجہ کچھ اور ہی کا ہے۔

انبیاء علیہم السلام کو لوگوں نے اپنی رہنمائی کے لیے خود منتخب نہیں کیا تھا۔ بلکہ ان کا انتخاب اور تقرر سب اللہ کی طرف سے تھا اور وہ انسانوں کے بجائے اللہ ہی کے سامنے جواب دہ بھی تھے۔

اگر اللہ رہنماؤں کے انتخاب کا حق کلیتاً انسانوں کو دے دیتا اور کہتا کہ تم اپنے میں سے ایک اچھے آدمی کو چن لو تاکہ میں اس کو نبوت کا منصب سونپ دوں تو اس سے بڑی خرابی پیدا ہوتی اور یہ سانجھے کی ہنڈیا بیچ چوراہے میں پھوٹتی۔ کیونکہ ایک طرف تو لوگ چاہتے کہ ان کا نمائندہ "نبی" ان کی مرضی کے موافق

کام کرے اور دوسری طرف نبی کو بھی اللہ کے مقرر کردہ اصولوں کی پابندی سے زیادہ اپنے ووٹروں کی پسند ناپسند کا خیال رکھنا ہوتا اور اس طرف نہ ہدایت کا کوئی معیار قائم ہونے پاتا اور نہ نبوت کو کوئی استقلال میسر آتا۔ عقیدہ توحید کی الگ مٹی پلید ہوتی۔ غرض یہ کہ پورا کام ایک تماشہ بنکر رہ جاتا۔

لہٰذا اللہ نے انبیاء کا تقرر محض اپنی مرضی کے مطابق فرمایا اور ان انبیاء نے پیغام الٰہی کی اشاعت کے وقت اس بات کی بالکل پرواہ نہیں کی کہ کون سی بات لوگوں کو اچھی لگے گی اور کون سی بری معلوم ہوگی۔ انھوں نے تو صفائی کے ساتھ حق کی بات ڈنکے کی چوٹ کہی۔ کیونکہ ان کے مبعوث ہونے کا سب سے بڑا مقصد ہی یہ تھا کہ لوگ اپنی غلط پسند اور اپنے غلط تصورات کو خیرباد کہہ کر اللہ کی مرضی کے تابع ہوجائیں۔

جس طرح اللہ نے رسولؐ اپنی مرضی کے موافق بنایا۔ اسی طرح آخری رسولؐ کے بعد اس کے جانشینوں کے لیے بھی ضروری تھا کہ ان کا تقرر بھی عوام کی سمجھ کے مطابق نہ ہو بلکہ ان کو اوپر کی اتھارٹی یعنی اللہ و رسولؐ کی طرف سے یہ ذمے داری سونپی جائے۔ تاکہ وہ ہدایت کے کام اور اپنے قول و فعل کو دوسروں کی پسند ناپسند کا کھلونا بنانے کی بجائے ہمیشہ حق پر قائم رکھیں اور حق ہی کی تلقین بھی کریں۔

ہم جب ایمان لائے تو اللہ کے ساتھ اس کے رسولؐ کو بھی مانا۔ اور قرآنؐ کے اس فرمان کو بھی دل و جان سے قبول کیا کہ ہمارا رسولؐ کوئی بات "اپنے دل سے بنا کر نہیں کہتا" اس کا ہر قول و فعل اللہ کے حکم اور مرضی کے موافق ہوتا ہے۔ اس عقیدے کے مطابق ہمارے لئے ان برگزیدہ ہستیوں کے سامنے سر اطاعت خم کرنا لازمی ہوگیا جن کو اللہ اور اس کے رسولؐ نے نہ صرف یہ کہ اپنی پسندیدگی کی سند دی تھی بلکہ اپنی طرف سے اتھارٹی بھی عطا فرمائی تھی اور اس طرح ان کو ہدایت اور رسولؐ کی نیابت کا حق پہنچا تھا۔

یہاں ایک سوال یہ پیدا ہوگا کہ اصحابِ رسولؐ میں بہت سی برگزیدہ شخصیتیں موجود ہیں
پھر کیا وجہ ہے کہ صوفیوں کے سلسلے (نقشبندیوں کو بھی حضرت علیؓ سے ایک نسبت ہے) بارگاہِ رسالت
اور درگاہِ احدیت میں پہنچتے وقت سب کے سب حضرت علیؑ کے بندھن ہی میں کیوں بندھ جاتے ہیں؟
اس سوال کا جواب سرکارِ دو عالمؐ کی حدیثوں . . . .
. . . پر ایک سرسری نظر ڈالنے سے مل جائے گا۔

بھائی اور نائب: حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علیؓ کی نسبت فرمایا کہ تو میرے لیے ایسا ہی ہے جیسے موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ تھے لیکن میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا اور ایک روایت میں ہے کہ جب حضورؐ نے غزوۂ تبوک کو جاتے وقت حضرت علیؓ کو مدینہ میں اپنا قائم مقام مقرر فرمایا تو حضرت علیؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ مجھ کو عورتوں اور بچوں میں چھوڑے جاتے ہیں! اس کے جواب میں حضورؐ نے فرمایا کہ "کیا تو اس پر راضی نہیں ہے کہ تو میرے لیے ایسا ہی ہو جیسا کہ موسیٰؑ کے لیے ہارونؑ تھے!" (مسلم) سبحان اللہ!

ولیٔ حق، وصیٔ مصطفیٰؐ، دریائے فیضانے — امام دو جہانے، قبلۂ دینے و ایمانے!

گویا سرکارِ دو عالمؐ پر نبوت ختم ہو جانے کے بعد اس کی گنجائش تو نہ تھی کہ اللہ حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ کی طرح نبوت کا منصب عطا فرماتا۔ البتہ آنحضرت صلعم کا نائب ان کو اسی طرح بنایا جس طرح حضرت ہارونؑ کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا نائب بنایا تھا۔ یہاں ایک نکتہ اور یاد رکھنے کے قابل ہے۔ آج کل عام طور پر کم فہم لوگوں کو اعتراض ہوتا ہے کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو ان کے عقیدت مند علیہ السلام کیوں لکھتے ہیں۔ یہ کلمہ تو حضرات انبیاء کے لئے مخصوص ہے ان معترضین کو یاد رکھنا چاہیے کہ ایک طرف آنحضرت صلعم کی یہ حدیث ہے جس میں حضورؐ نے حضرت علیؓ کو حضرت ہارونؑ کے مثل فرمایا ہے اور دوسری طرف قرآن میں خود خدا نے کہا ہے کہ سلامٌ علیٰ موسیٰ و ہارون "موسیٰ اور ہارون پر سلام ہو"۔ اسی واسطے حضرت علیؓ کے مبارک نام کے ساتھ علیہ السلام لکھا جاتا ہے

وہ مجھ سے ہے میں اس سے ہوں: حبشی بن جنادہؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ علی مجھ سے ہے اور میں علیؑ سے ہوں اور میری جانب سے کوئی عہد نہ کرے اور کوئی معاہدہ نہ کرے مگر میں خود

یا میری جانب سے علیؓ (ترمذی - احمد)

ہم بھی کس قدر خوش نصیب ہیں کہ ہماری بیعت اور ہمارے عہد اس اتھارٹی کے سامنے ہوئے ہیں جسکو سلسلہ در سلسلہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے اتھارٹی ملی ہے اور حضرت علیؓ کی اتھارٹی کس شان کی ہے اس کا حال حضور محمد مصطفیٰ ﷺ روحی فداہ کے مندرجہ بالا فرمان سے روشن ہے کہ

او در من و من در وے!

ہم سب کو اپنی ارادت اور بیعت کی اہمیت پر غور کرنا چاہیئے یہ ایک رسمی چیز نہیں ہے - ہم خاص بارگاہ رسالت مآب کی اتھارٹی کے روبرو ہیں باادب باملاحظہ ہوشیار!

علم کا دروازہ: حضرت علیؓ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم نے فرمایا ہے کہ میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؓ حکمت کے گھر کا دروازہ ہے۔ (ترمذی)

اب کوئی بتائے کہ جب حضرت علیؓ مدینۃ العلم کا دروازہ ہیں تو اُن کے سائے میں آئے بغیر کوئی فیوض محمدیہ سے کس طرح مستفید ہو سکتا ہے؟ یہی وجہ ہے کہ ہم سب چاہے کسی سلسلے سے وابستہ ہوں اور چاہے کسی سے بدا ہوں - آخر کار حضور بارگاہ نبوی میں پہنچتے ہیں تو سب کے سب باب العلم ہی کے ذریعے رسائی پاتے ہیں۔

میرا دوست علیؓ کا دوست: حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ نبی صلعم نے فرمایا ہے کہ جس شخص کا میں دوست ہوں علیؓ اس کا دوست ہے۔

گویا یہ بھی کہ جسکو سرکار دو عالم ﷺ پسند فرماتے ہیں اسکو مولا علیؓ بھی دوست رکھتے ہیں اور یہ بھی کہ کوئی شخص نعوذ باللہ سرکار دو عالم ﷺ سے محبت کا دعویٰ کرے اور حضرت علیؓ سے دشمنی رکھے تو یہ ناممکن ہے سرکار رسالت مآب کا تب تو وہی ہو سکتا ہے جو علیؓ کو بھی مولا جانے۔

حلقہ پیر مغانم ز ازل در گوش است   ما ہمانیم کہ بودیم و ہمہ خواہد بود!

چنانچہ ہماری غلامی آج کل کی غلامی نہیں ہے بلکہ جب سے دولت ایمان ہمارے مقدر کی گئی اور جس وقت حضور محمد مصطفیٰ ﷺ کا امتی بننا ہمارے نصیب کو میسر آیا - اسی لمحے اور اسی وقت ہماری قسمتوں

کو مشیت الٰہی نے یوں بھی سنوارا کہ اپنی اور اپنے رسولؐ کی محبت کے ساتھ اپنے محبوبؑ کی محبت کا حلقہ بھی ہمارے کان میں پہنا دیا اور دونوں کو ایک دوسرے کا لازم و ملزوم کر دیا۔۔۔ زہے نصیب!

تقدیرِ محبت بھی کہاں جا کے لڑی ہے   میں بندۂ ناچیز! وہ محبوبِ الٰہی!

منافق محبت نہیں رکھتا:۔ حضرت ام سلمہؓ کہتی ہیں کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے۔ علیؑ سے منافق محبت نہیں رکھتا اور مومن علیؑ سے بغض و عداوت نہیں رکھتا (احمد ترمذی)

عزیز از جان:۔ حضرت براء بن عازبؓ اور حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلعم جب غدیر خم میں قیام پذیر ہوئے (غدیر خم ایک مقام کا نام ہے جو مکہ اور مدینہ کے درمیان واقع ہے) تو حضرت علیؑ کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لے کر فرمایا:۔

"کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ مومنوں کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز تر ہوں"؟ لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔

پھر آپ نے فرمایا کیا تم کو یہ معلوم ہے کہ مومنوں کے نزدیک میں ان کی جانوں سے زیادہ عزیز و پیارا ہوں لوگوں نے عرض کی کہ جی ہاں۔

پھر آپ نے فرمایا۔

"اے اللہ! جس شخص کا میں دوست ہوں[۱]۔ علیؑ اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو اس شخص کو دوست رکھ جو علیؑ کو دوست رکھے اور اس شخص کو اپنا دشمن خیال کر جو علیؑ سے دشمنی رکھے۔"

اس واقعے کے بعد حضرت علیؑ نے حضرت عمرؓ سے ملاقات کی تو حضرت عمرؓ نے فرمایا اے ابو طالبؑ کے فرزند! خوش ہو۔ تم صبح اور شام ہر وقت ہر مومن مرد اور ہر مومن عورت کے دوست اور محبوب ہو!

---

[۱] کاش اس مقام پر حدیث شریف کی ارشاد فرمودہ لفظ رکھی جاتی (بلا ترجمہ) جس شخص کا میں مولا ہوں، علیؑ اس کا مولا ہے (ناشر)

انیس محفل اپنے جلیس مجلس قدُس سے

سرور جانِ ما فدائے نشاط روح پاک نے

روحی فداک۔

مندرجہ بالا احادیث نبوی سے صاف واضح ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ نے حضرت علیؑ کو خود ہمارا مولا اور ہمارا آقا مقرر فرمایا ہے۔ ان سے محبت، ان سے وابستگی ہمارے لیے لازمی ہے۔ کیونکہ وہی ہمارے لئے اللہ رسولؐ تک پہنچنے کا ذریعہ ہیں۔ اور انہی کی بندگی ہمارے لئے دین و دنیا میں کامیابی کی ضامن ہے۔

بندۂ مرتضیٰ علیؑ ہستیم!

پبلشر

مرزا حیدر حسین اسسٹنٹ سکریٹری

امامیہ مشن لکھنؤ (انڈیا)